www.novelsclubb.com
بیضاء
NC arts
یہ کہانی ہر اس انسان کی ہے
جو اپنے حصّے کے خسارے
سے آگاہ ہونے پر اپنے اصل
کی طرف لوٹ جاتا ہے۔
از قلم سحرش جاوید
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# بیضاء

## از قلم

## سحرش جاوید

www.novelsclubb.com

"ارے اٹھ گئی تم" طہور بیضاء کے کمرے میں آئی تھی جو شاور لے کر باتھ روم سے نکل رہی تھی۔ کوئی جواب دیے بغیر وہ آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"کیسی ہو؟" طہور نے ایک دفعہ پھر بات کرنے کی کوشش کی۔

"جیسی بھی ہوں تمہارے سامنے ہوں۔۔۔۔ بابا کہاں ہیں؟" وہ اپنے بال ڈرائے کرتے ہوئے بے تاثر چہرے کے ساتھ پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"انہیں تو میں نے ناشتے کے بعد زمران بھائی کے ساتھ سٹڈی روم کی طرف جاتے دیکھا تھا شاید ابھی تک وہیں ہیں" طہور ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگائے رخ بیضاء کی طرف کیے کھڑی تھی۔

"زمران کے ساتھ!۔۔۔اس سے کیا کام پڑ گیا ہے بابا کو؟" بیضاء اپنے بال سلجا کر اب حجاب سیٹ کر رہی تھی جو کہ سیٹ ہی نہیں ہو رہا تھا۔

"ظاہر ہے شادی ہے سو کام ہو سکتے ہیں"

"لیکن شادی کی تیاریاں تو مکمل ہو چکی ہیں" وہ حجاب کو آخری پِن لگاتی پوچھ رہی تھی۔

"ارے بھئی میں تمہاری اور زمران بھائی کی شادی کی بات کر رہی ہوں"


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا!۔۔۔میری اور زمران کی شادی۔۔۔یہ کس نے کہا تم سے؟" بیضاء جو اپنے خجاب کو دیکھ کر تسلی کر رہی تھی طہور کی بات پر ایک جھٹکے سے آئینے سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔

"محترمہ یہ اعلان تو میاں جی کل ہی کر چکے تھی جب آپ صدمے کی وجہ سے کچھ بھی سننے سمجھنے کی صلاحیت کھوئے بیٹھی تھیں"

"میں بس ابھی آرہی ہوں" بیضاء کچھ سنے بغیر کمرے سے نکل کر نیچے آرہی تھی ۔۔۔اسے اس طرح ہڑبڑی میں اترتا دیکھ کر لاؤنج میں سبھی لوگوں نے حیرانی سے اسے دیکھا۔زائرہ نے اسے آواز دی جسے وہ ان سنی کرتی سٹڈی روم کی طرف بڑھ گئی۔بغیر دروازے کو ناک کیے وہ اگلے ہی لمحے سٹڈی روم میں موجود تھی۔

"بابا مجھے آپ سے اکیلے میں بات کرنی ہے" میر حاکم زمران کے ساتھ کسی فائل پر جھکے بہت سنجیدگی سے کچھ کہہ رہے تھے لیکن بیضاء کے اس طرح اچانک مخل ہونے پر اپنی بات وہیں روک کر وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ماموں میں چلتا ہوں۔۔۔آپ کو کچھ دیر میں اپ ڈیٹس دیتا ہوں" میر حاکم نے غصے سے بیضاء کو دیکھا جو بڑی ڈھٹائی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔اور پھر اثبات میں سر ہلاتے زمران کو جانے کا عندیہ دیا۔

"یہ کیا طریقہ ہے بیضاء۔۔۔کیا سارے لحاظ بھول گئی ہو تم" میر حاکم کو بیضاء کی یہ غیر اخلاقی حرکت بالکل پسند نہیں آئی تھی۔

"آپ سب کچھ جانتے ہوئے بھی میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" میر حاکم اس کی بات کا اشارہ سمجھ چکے تھے۔ انہیں بیضاء سے اسی طرح کی ری ایکشن کی توقع تھی اسی وجہ سے وہ کافی ریلیکس نظر آرہے تھے۔

"بیٹھ جاؤ بیضاء آرام سے بات کرتے ہیں"

"آرام!۔۔۔ میری زندگی برباد ہو رہی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں آرام سے بیٹھ جاؤں" اسکی آنکھیں پھر سے نم ہونے لگی تھیں جس کی وجہ سے اس کی آواز بھی بھرائی ہوئی تھی۔

"کیا چاہتی ہو تم؟"

"میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔اگر آپ نے زور دیا تو میں عین نکاح کے موقع پر انکار کر دوں گی" میر حاکم کے اطمینان میں ابھی بھی کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"انکار کی وجہ بتاؤ۔۔۔زمران سے کوئی مسئلہ ہے، اس میں کوئی کمی ہے؟"

"بابا میں ایسا کب کہہ رہی ہوں کہ اس میں کوئی کمی ہے۔۔۔آپ کو نظر کیوں نہیں آ رہا وہ یہ شادی صرف ہمدردی میں کر رہا ہے اور میں یہ برداشت نہیں کر پاؤں گی" میر حاکم اٹھ کر میز کے دوسری طرف جا کر بیضاء کو کرسی پر بٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

"بیضاء آپا مجھ سے اور ابا میاں سے کافی دیر پہلے ہی بات کر چکی تھیں لیکن ہم تمہاری پڑھائی کی وجہ سے خاموش تھے ورنہ شادی تو ہم نے تمہاری وہیں کرنی تھی۔اب حالات کا تقاضا یہی ہے کہ جو کام ہم کل کرنے والے تھے وہ آج ہی کر دیں"

"یہی تو۔۔۔میں بھی یہی بات آپ کو سمجھانا چاہ رہی ہوں کہ جن حالات میں یہ شادی ہو رہی ہے وہ ٹھیک نہیں ہیں"

www.novelsclubb.com

"دیکھو بیضاء! یہ حالات ایسے ہی بننے تھے اور تمہاری شادی ایسے ہی ہونی تھی۔۔۔تمہاری شادی انہیں حالات میں ہونی تھی، تم کیوں نہیں سمجھ رہی میرے رب کی یہی مرضی ہے۔۔۔اور رہی بات زمران کی تو وہ نہ ہی تم پر تسلط جما رہا ہے اور نہ ہی تم پر ترس کھا رہا ہے۔۔۔میں تسلی کر چکا ہوں تمہیں کیا لگتا ہے

بیضاء تمہارا باپ اپنی بیٹی کیلئے غلط انتخاب کر سکتا ہے؟۔۔۔۔۔۔میرا بچہ تم ساری فکریں مجھ پر چھوڑ دو اور خوشی سے یہ دن انجوائے کرو ویسے بھی وہ یہ سب پہلے سے جانتا ہے" بیضاء نے ایک جھٹکے سے اپنا جھکا ہوا سر اٹھا کر میر حاکم کو بے یقینی سے دیکھا۔"اس دن جب تم نے مجھے بتایا خیام کے بارے میں اسی دن سے وہ جانتا ہے۔۔۔۔اور خیام کا کیس بھی وہی دیکھ رہا ہے"۔۔بیضاء بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔اسے اس سب کی توقع کہاں تھی۔وہ تاسف سے سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی۔میر حاکم اسے اس حال میں دیکھ کر غمگین تھے لیکن انہیں پورا یقین تھا وقت گزرنے کے ساتھ وہ ان کے فیصلے پر خوشی محسوس کرے گی۔بھلا وقت سے بڑا مرہم کہاں مل سکتا ہے!!!!..

******************

"چند ہفتے پہلے"

(یہ اس وقت کی بات ہے جب بیضاء، میر حاکم سے اگیزامز سے پہلے شجاع ہاؤس شفٹ ہونے کی اجازت طلب کر رہی تھی)

"بیضاء تم ٹھیک ہو؟"اس کے چہرے پر زخمی سی مسکراہٹ آئی وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔وہ سب کچھ اپنے باپ کو بتانا چاہتا تھی لیکن کیسے بتاتی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی بابا آئی ایم پرفیکٹلی آل رائٹ"ذہن میں بہت کچھ چل رہا تھا لیکن زبان سے بس یہی الفاظ ادا ہوئے۔

"مجھے بس آپ سے کہنا تھا کہ میں ایگزامز تک پھوپھو گھر رہنا چاہتی ہوں اس شور میں نہیں پڑھ سکتی لیکن اماں نہیں مان رہی وہ کہتی ہیں میں پھوپھو کو تنگ کروں گی"

"تمہاری ماں کہتی تو ٹھیک ہی ہیں تم نے میری بہن کی ناک پہ دم کر دینا ہے" بیضاء نے شکایتی انداز میں اپنے باپ کو دیکھا۔

"لیکن تم فکر نہیں کرو میں انہیں سنبھال لوں گا تم چلی جاؤ اور اچھے سے پڑھائی کرو" بیضاء جوش میں آ کر دوبارہ ان سے لپٹ گئی۔

"یو آر دی بیسٹ مائے ہیرو" میر حاکم نے اب کی دونوں بازوؤں اسکے گرد پھیلا کر اسے خود میں جیسے چھپا لیا تھا۔اس وقت وہ خود ہر طرح کے خوف کے بوجھ سے آزاد محسوس کر رہی تھی۔یہ کیسا احساس تھا کہ باپ کی ذرا سی شفقت اسے دنیا کے ہر خوف سے نجات دلا سکتی ہے۔وہ اپنا یہی بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی۔مگر کیسے ؟؟؟؟

"بابا مجھے آپ سے کچھ اور بھی کہنا ہے وہ خیام۔۔۔وہ پھر سے تنگ کر رہا ہے" اس نے ڈرتے ہوئے ایک ہی سانس میں سب کچھ کہہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اسی کا انتظار تھا۔۔۔کب تم اپنی چُپ توڑو گی" ان کی بات پر بیضاء ایک دم سے کرنٹ کھا کر ان سے الگ ہوتی ان کو دیکھنے لگی۔


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا مطلب آپ جانتے ہیں؟"

"باپ ہوں تمہارا۔۔۔ تم دونوں سے غافل کیسے ہو سکتا ہوں"

"مطلب آپ ہماری جاسوسی کرتے ہیں"اس کی بات پر میر حاکم کے چہرے پر ایک مبہم سی مسکراہٹ آئی۔

"نہیں ماں باپ کو جاسوسی کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں اتی۔۔۔ بلکہ اولاد اپنی حرکتوں سے ہمیں خود پتہ دیتی ہے کہ ہمارے بچوں کی زندگی کی ریل گاڑی کس پٹڑی پر چل رہی ہے"

"مجھے ابھی فلاسفی نہیں جاننی مجھے یہ بتائیں آپکو کیسے پتہ چلا" میر حاکم ایک گہرا سانس لیا اور اپنا موبائل نکال کر اس پر کچھ تلاش کرنے لگے کچھ ہی سیکنڈز میں سکرین کا رخ بیضاء کی طرف کیا۔۔۔اور بیضاء کو جو نظر آیا اس پر یقین کرنا اس کے لیے ناممکن تھا۔بیضاء اور خیام کی تصاویر اور کچھ آڈیوز جس سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ بیضاء خیام کے ساتھ انوالو ہے۔

"بابا یہ سب جھوٹ ہے میں نے اس سے ایسا کچھ نہیں کہا اور نہ ہی میں اس طرح کبھی اس سے ملی ہوں" وہ اپنے ہی باپ سے نظریں نہیں ملا رہی تھی۔

"میں جانتا ہوں میرا بچہ۔۔۔تم بے فکر رہو اور ایگزامز پر فوکس رکھو۔۔۔اسے میں خود دیکھ لوں گا۔۔۔اسے لگتا ہے کہ اس طرح کی حرکتوں سے میں اپنی بیٹی

سے بدظن ہو سکتا ہوں تو یہ اس کی سب سے بڑی غلط فہمی ہے" ان کی بات پر بیضاء نے ایک سکون کا سانس لیا۔

"بابا اگر اس نے کچھ غلط کرنا چاہا تو؟"

"اتنی کمزور تو نہیں ہو تم کہ خود کی حفاظت نہ کر سکو۔۔۔ویسے بھی اس دفعہ وہ کچھ اور پلان کر رہا ہے۔۔۔اور میں وہی سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔تم ٹینشن نہ لو اور پڑھائی پر دھیان دو باقی سب اپنے باپ پر چھوڑ دو" ایک بوجھ تھا جو بیضاء کے کندھوں سے اترا تھا وہ کچھ دیر تشکر بھری نظروں سے اپنے باپ کو دیکھتی رہی اور پھر وہاں سے چلی گئی۔اس کے جانے بعد میر حاکم فون کان سے لگائے کسی سے بات کرنے لگے۔

"اس وقت جہاں کہیں بھی ہو وہاں سے نکلو اور پندرہ منٹ میں زاویار کے گھر پہنچو میں وہیں تم سے ملتا ہوں" بغیر جواب سنے وہ فون کاٹ چکے تھے۔انہوں نے کمرے سے نکل کر باہر کارخ کیا۔

*****************

یہ منظر زاویار کے گھر کا تھا۔۔۔زاویار کا گھر "جیون سٹی" سے کچھ ہی دیر کی مسافت پر "فرید ٹاؤن" میں بنا تھا۔ساہیوال میں قیام کے دوران وہ اسی گھر میں رہتا تھا۔اس وقت اس گھر کے ڈرائنگ روم میں زاویار کے ساتھ میر حاکم بھی بیٹھے

تھے جو بار بار اپنی گھڑی کو دیکھ رہے تھے انہیں دیکھ کر صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔

"سوری ماموں مجھے دیر ہو گئ" زمران بڑی عجلت میں آتا میر حاکم سے بغل گیر ہو رہا تھا اور انہیں اپنے دیر سے آنے کی وجہ بتا رہا تھا۔

"ٹریفک بہت زیادہ تھی ورنہ آپ تو جانتے ہی ہیں میں وقت کا کتنا پابند ہوں" اپنے سارے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے وہ انہیں اپنے تئیں مطمئن کر رہا تھا۔ میر حاکم نے بس اسے گھورنے پر ہی اکتفا کیا۔ ان سے فارغ ہو کر وہ زاویار سے مل رہا تھا۔

"اور سنائیں پروفیسر صاحب آج کل کیا چل رہا ہے"

"پروفیسر نہیں ہوں میں"

"وہ وقت بھی دور نہیں ہے" وہ زاویار کے ساتھ باتوں میں اس طرح مصروف ہوا تھا جیسے وہ یہاں آیا ہی اسی کام کے لیے تھا۔

"زمران میرا خیال ہے اب وہ بات کر لینی چاہیے جس کیلئے میں نے تمہیں بلایا ہے" میر حاکم اس سے زیادہ اور برداشت نہیں کر سکے اور ان کی باتوں کا سلسلہ اپنی تحکم بھری آواز سے کاٹ دیا۔

"جی جی ماموں بتائیں آپ کو آج کے بادشاہ کی یاد کیسے آگئی" وہ ابھی بھی مذاق میں موڈ میں تھا۔

"آپ لوگ باتیں کریں میں چائے لاتا ہوں" زاویاران دونوں کو اکیلا چھوڑ کر باہر نکل گیا۔

"آپا مجھ سے کافی دفعہ بیضاء کے حوالے سے تمہاری بات کر چکی ہیں" میر حاکم کی بات سن کر زمران سنجیدگی سے ان کی طرف متوجہ ہوا۔

"جی میں جانتا ہوں"

"تم کیا چاہتے ہو؟"

"ماموں آپ جانتے تو ہیں میں ماما کی کوئی بات نہیں ٹال سکتا" میر حاکم نے ایک ابرو اوپر اٹھاتے اسے کچھ عجیب سے انداز میں دیکھا۔

"بیٹا جی میرے سامنے تو یہ فرمانبردار بیٹا بننا بند کرو جیسے میں تمہیں جانتا نہیں ہوں" زمران نے کمینگی سی مسکراہٹ ان کی طرف اچھالی۔" خیر ہم سب بھی یہی چاہتے ہیں مگر۔۔۔" میر حاکم نے ذرا توقف سے کہنا شروع کیا۔زمران انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔پہلے والی شرارت عنقا ہو چکی تھی۔

"فرض کرو اگر تمہاری شادی بیضاء سے ہو جائے اور شادی کے کچھ عرصے بعد تمہیں بیضاء کے حوالے سے کچھ ایسا معلوم ہو جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ کسی اور کے ساتھ انوالو ہے تو پھر تم کیا کرو گے ؟" زمران گنگ بنا بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کوئی باپ اپنی ہی بیٹی کیلئے ایسی بات کیونکر کر سکتا ہے۔

"ماموں اگر تو یہ مذاق ہے تو بہت ہی گھٹیا مذاق ہے"

"زمران میں نے کہا ہے کہ اگر تمہیں کچھ ایسا معلوم ہو تو تم کیا کرو گے"

"اگر ایسا کچھ ہوتا تو یہاں میری بجائے وہ شخص موجود ہوتا جس کے ساتھ بیضاء انوالو ہوتی۔۔۔۔آپ مجھے یہاں بلا کر اس طرح عدالت نہ لگاتے۔۔۔۔۔اب آپ ایسا کریں مجھ غریب پر رحم کریں اور مجھے ساری بات بتائیں"

"ایسا کچھ نہیں ہے زمران میں بس یہ کنفرم کر رہا تھا کہ تم میری بیٹی کا کس حد تک ساتھ دے سکتے ہو"

"ماموں میں آپکو دودھ پیتا بچہ نظر آرہا ہوں۔۔۔۔۔میں آپ کی باتوں میں نہیں آ سکتا تو ایسی کوشش بھی نہ کریں۔۔۔اگر کچھ ایسا ہے تو مجھے ابھی بتا دیں تاکہ کل اگر کوئی مسئلہ ہو تو میں اسے بروقت ختم کر سکوں"میر حاکم نے زمران کو جانچنے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔وہ جانتے تھے زمران جانے بغیر ٹلے گا نہیں اور پھر میر حاکم اسے بیضاء اور خیام کے بارے میں سب کچھ بتاتے چلے گئے جو آج سے تین سال پہلے ہوا وہ بھی اور جو وہ اب کر رہا تھا وہ بھی۔زمران بے تاثر چہرے کے ساتھ سب سنتا جا رہا تھا۔پوری بات سننے کے بعد اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اندازہ تھا کہ اس پاگل...."اس نے گڑبڑا کر میر حاکم کو دیکھا اور پھر اپنے الفاظ کی تصیح کرتے ہوئے بولنے لگا۔"میرا مطلب تھا بیضاء کے ساتھ کوئی مسئلہ ضرور ہے مگر مسئلہ اتنا بڑا ہو گا اسکا اندازہ نہیں تھا۔۔۔خیر آپ میری طرف سے بے فکر رہیے آپکی بیٹی کو میں جس حد تک ممکن ہوا پروٹیکٹ کروں گا اسے خوش

رکھنے کی کوشش کروں گا مجھے آپ ہمیشہ اس کے ساتھ کھڑا پائیں گے۔۔۔اور رہا خیام تو اسے بھی آپ مجھ پہ چھوڑ دیں میں دیکھ لوں گا اسے بھی۔۔۔ ہمیں اب جلدی سے کوئی سٹینڈ لینا چاہیے اس سے پہلے کہ وہ مزید نقصان کرے"

"کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو۔۔۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ کوئی ایسی حرکت کرے گا جس سے اس کا خود کا ہی نقصان ہو"

"ماموں آپ ایک چانس پہلے ہی اسے دے چکے ہیں۔۔ہابیل کو بھی یہی لگتا تھا کہ قابیل اس کا بھائی ہے وہ لاکھ اس سے ناراض ہو جائے مگر اسے قتل نہیں کر سکتا۔۔۔ مگر کیا ہوا۔۔۔۔ایک لمحہ لگا تھا قابیل کو قاتل بننے میں۔۔۔۔ کس میں کتنی ہمت ہوتی ہے، کوئی کیا کر سکتا ہے ہم اس چیز کا اندازہ تب تک نہیں کر سکتے جب وہ کوئی ایسا کام نہ انجام دے۔۔۔۔ مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ اپنے دشمن کو کمزور

نہیں سمجھنا چاہیے" میر حاکم نے اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیے تھے جانتے تھے وہ باتوں میں اس سے نہیں جیت سکتے تھے۔

"میں پہلے کبھی تم سے جیت پایا ہوں جو اب جیتوں گا بس جو بھی قدم اٹھاؤ گے مجھے باخبر کر دینا"

"پلان یہی ہے کہ کوئی پلان نہیں ہے۔۔۔بس آج سے بیضاء کی پروٹیکشن کی ذمہ داری میری آپ بے فکر ہو جائیں" وہ اپنی جون میں واپس آچکا تھا۔اس نے بھرپور انگڑائی لی اور صوفے سے ٹیک لگا کر آرام سے بیٹھ گیا وہ بیٹھنے سے زیادہ لیٹنے والی پوزیشن لگ رہی تھی۔

"قسم سے ماموں بہت ہی بور کرتے ہیں آپ" میر حاکم بھی اب کچھ ریلیکس ہو چکے تھے تبھی اسے صرف مصنوعی گھوری سے نوازا۔

"تم تو جیسے مجھے تب سے چٹکلے سنا رہے تھے"

"جہاں ذکر آپ کی بیٹی کا ہو وہاں کوئی مسکرا کیسے سکتا ہے"

"مطلب کیا ہے تمہارا۔۔۔ میرے سامنے ہی میری بیٹی کو برا بھلا کہہ رہے ہو۔۔۔ بھولو مت میں اس رشتے سے انکار بھی کر سکتا ہوں"

"ارے بھئی مذاق کر رہا تھا آپ تو سچ میں برا ہی مان گئے۔۔۔آپ آرام سے بیٹھے آپکا چہیتا میرے جانے کے بعد ہی چائے لائے گا" وہ وہاں سے اٹھتا ڈرائنگ روم سے نکل رہا تھا۔زاویار باہر لاؤنج میں ہی بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔ اسے وہاں دیکھ کر زمران وہیں سے ہانک لگاتا باہر جا رہا تھا۔

"اوئے مستقبل کے پروفیسر جا کر اپنے حاکم صاحب کو چائے دے آؤ بیچارے کب سے بیٹھے تمہاری چائے کے انتظار میں ہجر کاٹ رہے ہیں وصال نصیب کروا دو انہیں" اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ زاویار اور میر حاکم بخوبی سن سکتے تھے۔ دونوں کے چہرے مسکرا رہے تھے۔زاویار لیپ ٹاپ بند کرتا اب واقعتاً کچن میں گھس چکا تھا۔

اس دن کے بعد زمران نے اشاروں کنایوں میں بیضاء سے کریدنا چاہا مگر اس کی چپ نہیں ٹوٹی جسکی وجہ سے اسے وہ دن دیکھنا پڑا تھا۔

*****************

موجودہ دن۔۔۔۔۔۔۔

بیضاء میر حاکم سے بات کرنے کے بعد سارا دن اسی طرح اپ سیٹ رہی۔ وہ خود کو فریش کرنے کیلئے گھر سے باہر نکل رہی تھی لیکن آسیہ بیگم نے اسے پیچھے سے آواز لگائی۔

www.novelsclubb.com

"بیضاء یہ کوئی وقت ہے گھر سے نکلنے کا اندھیرا گہرا ہو رہا ہے" بیضاء نے پلٹ کر اپنی ماں کو دیکھا۔

"اماں بس پارک تک جا رہی ہوں ابھی آجاؤں گی" وہ ان سنی کرتی باہر نکل گئی اور آسیہ بیگم بس ارے ارے کرتی رہ گئیں۔

"چھوٹی امی آپ جا کر آرام کریں میں اسے لے کر آتا ہوں" دایان آسیہ بیگم کی آواز سن کر ہی اس طرف آیا تھا اور مدعا معلوم ہوتے ہی وہ بیضاء کے پیچھے باہر نکل گیا۔

بیضاء اس وقت اُنہی گھوڑوں کے نیچے بیٹھی آس پاس سے گزرتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو اس وقت اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔کچھ کو جانتی تھی اور کچھ اس کیلئے سرے سے ہی انجان تھے۔اس نے اپنے ساتھ کسی کو بیٹھتے ہوئے محسوس کیا دیکھنے کیلئے اپنے دائیں طرف نظر گھمائی تو دایان کو اپنے ساتھ دیکھ کر وہ پُر سکون ہوتی پھر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"میری جنگلی بلی کیوں اداس ہے،مجھے بھی نہیں بتاؤ گی" دایان اس کے ساتھ گھاس پر دونوں گھٹنے اٹھائے ان پر اپنے بازو رکھے اس سے بہت مان سے پوچھ رہا تھا۔بیضاء نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر ہاتھوں سے گھاس کترنے لگی۔

"دانی میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی"

"ہمم۔۔۔یہ بات ہے تو پھر انکار کی کوئی ٹھوس وجہ بتادو پھر دیکھنا میں بھی سب سے یہی کہوں گا بیضاء زمران سے شادی نہیں کرے گی تو نہیں کرے گی"

"وہ یہ شادی بس ہمدردی میں کر رہا ہے اور میں نہیں چاہتی کوئی مجھ پہ ترس کھائے دانی وہ میرا ماضی جانتا ہے شادی کے بعد اگر کچھ بھی ہوا تو وہ میرے ماضی کو لا کر میرے سامنے کھڑا کر دے گا جب کہ اس سب میں میرا کوئی قصور بھی نہیں تھا" پریشانی اس کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی۔

"تو یہ بات ہے۔۔۔جیسا تم کہہ رہی ہو ایسا ممکن تو ہے لیکن۔۔۔بیضاء میں جانتا ہوں اسے بلکہ سبھی اسے جانتے ہیں وہ ایسی سطحی سوچ کا مالک نہیں ہے۔۔۔اور

ویسے بھی جہاں تک مجھے معلوم ہے زمران ہی تمہاری گمنام محبت ہے ناا ب تمہیں قدرت خود موقع دے رہی ہے تو پھر تم ناشکری کیوں کر رہی ہو" بیضاء نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"ایسے حیران مت ہو تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔۔۔ تم نہیں بتاؤ گی تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ مجھے پتہ نہیں چلے گا ہاں بس میں نے تمہاری طرح واویلہ نہیں مچایا تھا" بیضاء کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا سر پھاڑ دے جو اس کے ساتھ بیٹھا اس کو تپانے والی مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔اس نے ایک گہرا سانس لیا اور سامنے شجاع ہاؤس کو دیکھتے ہوئے بولنے لگی۔

"دانی میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے محبت سے زیادہ میری عزت عزیز ہے اور میں اس پر کوئی سمجھوتا نہیں کروں گی اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو باعزت پیدا کیا ہے اور میں کسی

کو بھی اسے مجروح کرنے کی اجازت نہیں دوں گی۔۔۔اس سب کے بعد محبت تو آج بھی وہیں قائم ہے مگر عزت کہاں ہے دایان جو مجھے اس شخص سے چاہیے جو آئندہ میری زندگی میں میرا شریکِ سفر ہو گا" اداسی اس کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے بیضاء جب ارحہ ہوئی تھی ہم دونوں ہی کتنا خوش تھے۔ کیونکہ وہ ہمیں ایک گڑیا کی طرح لگتی تھی۔اور میں نے اسے آج تک ایک گڑیا کی طرح، بچوں کی طرح ہی ٹریٹ کیا ہے، زائرہ بھابھی سے ویسے ہی شروع سے ایک فاصلے پہ رہا ہوں ان دونوں کے علاوہ گھر میں صرف تم ہی ہو جسے نہ میں نے آج تک بچی سمجھا ہے نہ تم سے فاصلے پہ رہا ہوں بلکہ تم ہمیشہ سے میرے مقابلے پہ رہی ہو آج تک جو میں نے کیا وہی تم نے کیا ہمیشہ برابر ہی رہی ہو ہاں پڑھائی میں دونوں کا انٹرسٹ مختلف ہے وہ الگ بات ہے مگر اس کے باوجود ہماری دوستی پر کوئی فرق

نہیں آیا بلکہ ہم ایسے دوست بن گئے جو بغیر کہے ایک دوسرے کی بات کو سمجھنے لگے تو پھر تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ مجھے تمہارے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلے گا" بیضاء اسکی بات کا مفہوم خوب جانتی تھی کہ وہ اسکے بارے میں کیا کیا جانتا ہے۔

"مطلب خیام کے بارے میں بھی" دایان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کب سے؟"

"شروع سے ہی مجھے چاچو نے یہ بتایا تھا کہ تمہارے سامنے کسی دوسری لڑکی کے ساتھ وہ سب ہوا تھا اسی کا اثر لیا تھا تم نے کہ اسٹیبل نہیں ہو پا رہی تھی۔ چاچو کی بات سن کے پتہ نہیں کیوں مجھے اطمینان نہیں ہوا اور میں نے ملکہ ہانس جانے کا سوچا۔ وہاں جا کر جو کچھ مجھے معلوم ہوا وہ تو میں کبھی گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس

دن تم دونوں کے علاوہ وہاں کوئی اور بھی تھا جو اس حادثے کا عینی شاہد ہے" بیضاء کے سر پر جیسے آسمان گرا تھا۔

"کو۔۔۔کون؟" آواز اس قدر آہستہ تھی کہ دایان بمشکل سن پایا تھا۔

"وہی بچہ جس نے تمہیں وہاں بھیجا تھا۔وہ واپس تمہیں یہی بتانے گیا تھا کہ اسے خیام نے جھوٹ بولنے کیلئے کہا تھا سوری کرنا چاہتا تھا لیکن تمہیں خیام" دایان سے بات کو جاری رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ذرا توقف سے اس نے بات وہیں سے جاری رکھی۔"تمہیں خیام کی گرفت میں دیکھ کر وہ سہم کر چھپ گیا۔۔۔جب میں وہاں گیا تو اسی بچے نے مجھے سب کچھ بتا یا تھا۔۔۔میرا بس نہیں چل رہا تھا میں اس خیام کو زندہ زمین میں گاڑھ دوں مگر اس وقت تک وہ ملک سے باہر جا چکا تھا۔۔۔پھر میں نے بھی فیصلہ کیا کہ تمہارا بھرم نہیں توڑوں گا کہ میں کچھ نہیں جانتا" بیضاء کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا ری ایکشن دے۔وہ گنگ سی اسے دیکھے جا رہی تھی۔

"میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا بیضاء میں آج بھی تمہیں یہ سب نہ بتاتا بلکہ کبھی بھی نہ بتاتا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے چپ رہنے سے تم اپنی زندگی ضائع کردو گی۔۔۔ دیکھو بیضاء جیسے زمران کو اب معلوم ہوا ہے اسی طرح مجھے پہلے سے معلوم تھا۔ تو بتاؤ ذرا میں نے تمہاری عزت میں کوئی کمی ہونے دی ان فیکٹ اس سب کے بعد تم مجھے اور بھی زیادہ عزیز ہو گئی ہو میرے دل میں تمہاری عزت بڑھی ہے نہ کہ کم ہوئی ہے" بیضاء کو اب سمجھ میں آیا تھا اس کی اتنی لمبی تقریر کے پیچھے چھپا مقصد صرف اور صرف اسے شادی کیلئے کنوینس کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ایک کام کرو اس سے ایک دفعہ بات کرو اس سے سارے شبہات کلئیر کروا گر اس سب کے بعد بھی تمہیں لگے کہ یہ شادی تمہارے لیے اچھی ثابت نہیں ہو گی تو پھر یقین رکھو ہمیشہ کی طرح اب بھی مجھے اپنے ساتھ ہی پاؤ گی۔۔۔۔ ممکن ہے آج تمہیں جو بُرا لگ رہا ہے کل وہ تمہارے لیے بہترین ثابت ہو اسے ایک موقع

دے کر تو دیکھو۔۔۔اس طرح بغیر دوسرے کی بات سنے یک طرفہ فیصلہ سنا دینا کہاں کی عقلمندی ہے" بیضاء کو احساس ہو رہا تھا کہ وہ جو سوچ رہی تھی وہ غلط بھی ہو سکتا ہے۔ دایان ٹھیک ہی کہہ رہا ہے۔اس سے ایک دفعہ بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہماری زندگی میں ایک انسان ایسا ضرور ہوتا ہے جس کا اپروول، جس کی بات ہمارے لیے سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ جب تک ہمیں وہ شخص گائیڈ نہ کرے ہم کوئی قدم نہیں اٹھا پاتے۔ بیضاء کیلئے وہ انسان دایان تھا۔ جس کی بات کو وہ سب سے زیادہ اہم رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یار میری اتنی لمبی تقریر کا مجھے کچھ تو صلہ دو" بس جی دایان صاحب اپنی جون میں واپس لوٹ آئے تھے۔ وہ اس سے زیادہ دیر سیریئس نہیں رہ سکتا تھا۔

"تھینک یو" بیضاء نے صرف دو لفظی جواب پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"کیا کہا۔۔۔مجھے سنائی نہیں دیا ذرا پھر سے کہنا اور تھوڑی اونچی آواز میں کہنا"

دایان کی اس حرکت پر بیضاء کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی وہ اسکی شرارت کو سمجھ رہی تھی۔

"شکر ہے تم ہنسی تو۔۔۔ورنہ مجھے تو لگا تھا میری جنگلی بلی ہنسنا ہی بھول گئی ہے"

اسے ہنستا دیکھ کر دایان نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔

"اٹس بی کاز آف یو، سو تھینکس ٹو یو مسٹر دایان میر عالم۔۔۔ تھینکس فار ایوری تھنگ یو ہیو ڈن فار می"

"بیضاء نہ کرو یار آج تو مجھے ہارٹ اٹیک آ ہی جانا ہے" اس کی اوور ایکٹنگ اس وقت عروج پہ تھی۔

"مرو تم یہیں میں جا رہی ہوں" بیضاء اس کی اوور ایکٹنگ کو اگنور کرتی وہاں سے اٹھ گئی۔

"جاؤ جاؤ اب ہماری ضرورت کیوں پڑے گی۔۔۔اب تو کسی کو اس کی گمنام محبت گمنامی سے نکل کر مجسم اسے ملنے والی ہے وہ بھی کچھ کیے بغیر" بیضاء کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوتی جا رہی تھی۔ وہ ان سنی کرتی گھر کی طرف جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ارے رکو تو۔۔۔۔بے مروت لڑکی مجھے بھی ساتھ لے چلو" دایان بھاگ کر اس کے ساتھ ملنے کی کوشش کر رہا تھا۔دایان مسلسل بولتے ہوئے اسکے ساتھ چل رہا تھا۔وہ دونوں بولتے ہوئے دور ہوتے جا رہے تھے۔ان کی آواز گم ہوتی جا رہی تھی۔ہمیشہ کی آج بھی جیون سٹی کے یہ گھوڑے ان کی باتوں کے گواہ بن چکے تھے۔

****************

وہ شام کا وقت تھا جب زمران ٹیرس پہ کھڑا ڈھلتے سورج کو دیکھتے ہوئے بیضاء کا انتظار کر رہا تھا۔اسے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا بیضا ہاتھ میں چائے کا مگ تھامے اس کے پاس ہی آ رہی تھی۔

"مجھے دایان نے کہا کہ تم مجھ سے بات کرنا چاہتے ہو" زمران نے بغور اس کو دیکھا جو اس وقت مسٹرڈ کلر کے لونگ ڈریس میں ملبوس ہم رنگ حجاب پہنے ڈھلتے سورج کا ہی حصہ معلوم ہو رہی تھی۔ تو یہ طے رہا بیضاء کو نظر انداز کرنا زمران کے اختیار میں نہیں تھا۔ اس نے بمشکل اس سے نظریں ہٹا کر کہنا شروع کیا

"ہاں میں نے تم سے ضروری بات کرنی تھی آؤ بیٹھو" اس نے ہاتھ سے اپنے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ بیضاء کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے آرام دہ انداز میں بیٹھی چائے پینے لگی۔ اسے اس طرح ریلیکس بیٹھا دیکھ کر زمران نے اپنی بات کا آغاز کیا۔


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے بس یہ جاننا ہے کہ تم یہ شادی کیوں نہیں کرنا چاہتی؟"

"تم مجھے یہ ضمانت دے دو کہ شادی کے بعد جو مرضی ہو جائے تم مجھے کبھی میرے ماضی کا طعنہ نہیں دو گے میں شادی کے لیے ہاں کہہ دوں گی" بیضاء کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"تمہیں میں ایسا لگتا ہوں؟"

"لگنے سے تو خیام بھی ایسا نہیں لگتا تھا مگر۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جسٹ شٹ اپ بیضاء" زمران نے ایک دم غصے سے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی جس پر بیضاء نے خفگی سے اسے دیکھا زمران کو بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ غلط وقت اور غلط انسان پر اپنا غصہ نکال رہا ہے اسی لیے اب کی بار وہ لہجے کو تھوڑا نرم کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"بیضاء سارے مرد ایک جیسے نہیں ہوتے۔۔۔۔مجھے تو تم بچپن سے جانتی ہو"

"جانتی تو اسے بھی میں بچپن سے تھی"

"تم کیوں اسے بار بار ہمارے درمیان لا رہی ہو"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ اگر آج میں نہ اسے درمیان میں لائی تو کل تم اسے ہمارے درمیان لے آؤ گے اور اُس وقت اس کا ہمارے درمیان آنا زیادہ برا ہوگا" زمران اس کے خوف کو اچھی طرح سمجھ رہا تھا اسے اس خوف سے آزاد کرنے کے لیے تھوڑی سی محنت درکار تھی جو وہ کرنے کے لیے دل و جان سے رضامند تھا۔

"ایسا کبھی نہیں ہوگا تم بس ایک دفعہ مجھ پر اعتبار تو کر کے دیکھو" بیضاء نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"اگر کل کوئی اور خیام نکل آیا تو پھر۔۔۔؟" پوچھتے ہوئے اس کی آواز اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی مگر آج وہ اپنے سارے خدشے ختم کرنا چاہتی تھی۔



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تو پھر ہو گا یہ کہ جیسے اب بھی میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں تب بھی تم مجھے اپنے ساتھ ہی کھڑا پاؤ گی۔اور وقت گزرنے کے ساتھ تم خود دیکھو گی کہ ہمارے اس ساتھ میں کس قدر پختگی آئے گی اس کا اندازہ تمہیں بعد میں ہو گا"اس کے جواب پر بیضاء کے شکوک و شبہات کچھ حد تک کم ہوئے تھے مگر وہ ابھی بھی الجھن کا شکار تھی اسی الجھن کو دور کرنے کے لیے اس نے اپنا اگلا سوال داغا۔

"تم مجھ سے ہی کیوں شادی کرنا چاہتے ہو؟"زمران کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر کہنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"جیسے ماہیوال کے لیے سوہنی، رانجھے کے لیے ہیر اور مجنوں کے لیے لیلیٰ ضروری تھی اسی طرح زمران کے لیے بیضاء بھی اتنی ہی ضروری ہے"اس کا جواب سن کر بیضاء کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ فوراً چھپا گئی۔

"پھر تو ان کے انجام سے بھی بخوبی واقف ہو گے تم"

"جانتا ہوں اگر وہ ٹھیک راستہ چنتے تو ان کا انجام یکسر مختلف ہوتا میں وہی کر رہا ہوں جو انہوں نے نہیں کیا تھا" بیضاء بغیر کچھ کہے وہاں سے اٹھ کر جانے لگی مگر زمران نے اس کی کلائی تھام کر اس کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔

"تم ایسے بنا کوئی جواب دیئے نہیں جا سکتی" وہ اس کے چہرے کی رنگت کو نوٹس نہیں کر پایا جو اس کے کلائی تھامنے سے زرد پڑ چکی تھی۔ بیضاء نے اپنی کلائی کو اس کے ہاتھ میں مقید دیکھ کر فوراً زمران کے چہرے پر ایک زناٹے دار تھپڑ رسید کیا۔

"آئندہ مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی کی تو جان لے لوں گی تمہاری۔۔۔اپنی طرف بڑھتے ہاتھ روکنا میں خوب جانتی ہوں مسٹر زمران شجاع حیدر" وہ اپنی

کلائی چھڑا کر ایک لمحے کی بھی دیر کیے بغیر نیچے بھاگ گئی۔زمران ابھی بھی شاکڈ تھا بیضاء کا ایسا رویہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"کچھ تو ایسا ہے جو ابھی بھی مجھے نہیں معلوم۔۔۔بیضاء کا ایسے ری ایکٹ کرنا بالکل بھی نارمل نہیں تھا" وہ یہاں سے وہاں چکر کاٹتا خود سے ہی باتیں کر رہا تھا۔وہ خود کو پڑنے والا تھپڑ بھول چکا تھا یاد تھا تو صرف یہ کہ بیضاء کا رویہ نارمل نہیں تھا۔۔۔اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا وہ فوراً وہاں سے نیچے بھاگا۔

*****************

بیضاء اپنے کمرے میں آکر سیدھا واش روم میں گھس گئی نل کھول کر اپنا بایاں ہاتھ دھونے لگی جو ابھی کچھ دیر پہلے زمران کی گرفت میں تھا۔اسکا ہاتھ دھونے کا انداز

www.novelsclubb.com

بالکل بھی نارمل نہیں تھا۔آنسو آنکھوں سے بہنے لگے جن کو روکنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔وہ اپنے ہاتھ کو مسلسل رگڑ رہی تھی جانے ایسا کیا لگا تھا جو اتر ہی نہیں رہا تھا۔کافی دیر گزرنے کے بعد اس کی حالت بھی اب سدھرتی جا رہی تھی ہاتھ ہنوز نل کے نیچے تھا مگر اب آنسو خشک ہو چکے تھے۔

"بیضاء آپی کہاں ہیں آپ؟"ارحہ کی آواز پر بیضاء نے منہ پر چھینٹے مارے اور خود کو کمپوز کرتی واش روم سے نکل آئی۔

"آؤ ارحہ کچھ کام تھا کیا؟"حجاب جو گلے میں مفلر کی طرح پڑا تھا اسی سے اپنا چہرا تھپتھپانے لگی۔چہرے پر وہی اپنی ازلی مشفق مسکراہٹ سجائے وہ ارحہ کی طرف قدم بڑھا رہی تھی جو اندر آنے کے بعد دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی۔

"آپ ابھی میرے ساتھ چلیں اور زمران بھائی سے شادی کیلئے منع کریں"وہ جو پہلے ہی پریشان تھی ارحہ کی بات نے اسے مزید ہلا کے رکھ دیا تھا۔

"ارحہ کیا میں اس بکواس کی وجہ جان سکتی ہوں؟"

"جب آپ دایان بھائی سے محبت کرتی ہیں تو پھر آپ زمران بھائی سے کیسے شادی کر سکتی ہیں" چند سیکنڈز لگے تھے ارحہ کی اس بات کو بیضاء کے ذہن کو پروسس کرنے میں۔بیضاء نے اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور خود دروازے کو اچھی طرح مقفل کرنے لگی۔دروازہ بند کرنے کے بعد وہ اس کی طرف واپس آئی۔اب پریشانی کی جگہ غصے نے لے لی تھی۔

"ارحہ آر یو شیور یو آر ان یور سینسز؟" وہ ضبط کی انتہا پر تھی۔

"آئی ایم ڈیم شیور۔۔۔۔آپ مجھے یہ بتائیں آپ نے ابھی تک انکار کیوں نہیں کیا آپ کو پتہ بھی ہے دایان بھائی آپ کا بھرپور ساتھ دیں گے پھر بھی آپ اس طرح پیچھے ہٹ رہی ہیں مجھے آپ سے یہ امید تو نہیں تھی" بس آنسوؤں کی کمی تھی باقی چہرہ رونے والا ہی تھا۔

"چپ کر جاؤ ارحہ جو جی میں آئے کہتی جارہی ہو۔۔۔لڑکی خدا کا خوف کرو کیوں بہن بھائی جیسے پاک رشتے کے تقدس کو پامال کرنے پہ تلی ہو"

"کیا مطلب ہے آپکی اس بات کا؟" ارحہ کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا اس کے پلے کچھ نہیں پڑا۔

"تم سے کس نے کہا میں دانی سے محبت کرتی ہوں مطلب تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا ارحہ۔۔۔۔ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔پہلے مجھے یہ بتاؤ تم نے یہ ساری بکواس کسی اور کے سامنے تو نہیں کی نا؟" ارحہ نے نفی میں سر ہلایا تو بیضاء نے بے اختیار تشکر بھری سانس خارج کی۔

"کیا آپ اور دایان بھائی ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے؟" پوچھتے ہوئے انداز ایسا تھا جیسے آخری سانسیں چل رہی ہوں منفی جواب ملا تو بچی کچی سانسیں بھی ختم اور اگر مثبت جواب ملا تو زندگی کی نوید مل جائے گی۔

"کس پاگل نے یہ خناس تمہارے دماغ میں بھرا ہے؟" بیضاء کا بس نہیں چل رہا تھا وہ خود کو کچھ کر لے یا ارحہ کا سر پھاڑ دے۔

www.novelsclubb.com

"میں چھوٹی بچی تو نہیں ہوں۔۔۔سب نظر آتا ہے مجھے جیسے آپ ایک دوسرے کے آگے پیچھے گھوم رہے ہوتے ہیں میں کچھ بولتی نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں بے خبر ہوں"

"کاش ارحہ تم سچ میں بڑی ہو جاؤ" ارحہ کو ساری امیدیں دم توڑتی نظر آئیں تو اس نے بیضاء کو شکوہ کناں نظروں سے دیکھا۔اس کے اس طرح دیکھنے پر بیضاء نے ایک گہرا سانس لیا اور پھر ارحہ کے سامنے زمین پر پنجوں کے بل بیٹھ گئی۔

"میں مانتی ہوں دایان ہمیشہ سے میرے ساتھ کھڑا رہا ہے مجھے سپورٹ کرتا آیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں جو تم نے اخذ کیا ہے۔۔۔اگر میرا اپنا کوئی بھائی ہوتا تو وہ بھی دایان کی طرح ہی ہر معاملے میں میرا ساتھ دیتا۔۔۔۔دایان مجھے بہت عزیز ہے ارحہ شاید خود سے بھی زیادہ وہ اس وقت بھی میرے ساتھ تھا جب مجھے اپنے آس پاس سوائے اندھیرے کے کچھ نظر نہیں آتا تھا اس نے مجھے ان اندھیروں سے نکلنے میں میرا ساتھ نہ دیا ہوتا تو شاید آج میں یہاں تمہارے سامنے اس طرح بالکل

ٹھیک نہ بیٹھی ہوتی۔۔۔۔میں مانتی ہوں وہ میرا سگا بھائی نہیں ہے اسی لیے تمہارا ایسا سوچ لینا کسی حد تک غلط بھی نہیں ہے مگر میرا اللہ گواہ ہے ارحہ ہم دونوں ایک دوسرے کو بہن بھائی کی طرح ہی ٹریٹ کرتے آئے ہیں۔۔۔پتہ ہے ارحہ مجھے کبھی اللہ سے یہ شکوہ کرنے کا خیال ہی نہیں آیا کہ میرا بھائی کیوں نہیں ہے کیونکہ دایان اور تیمور بھائی نے کبھی مجھے ایسا محسوس ہی نہیں ہونے دیا۔۔ہاں دایان کی بات پھر بھی الگ ہے تیمور بھائی سے زیادہ وہ قریب رہا ہے میرے تبھی تو اس کی پریشانی مجھے اپنی پریشانی لگتی ہے۔۔۔کیا تمہیں کبھی ایسا فیل ہوا کہ تمہاری بہن نہیں ہے؟"ارحہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا اس کے اس طرح سر ہلانے پر بیضاء کے چہرے پر بے اختیار ہی مسکراہٹ امڈ آئی۔"میں، تم، زری جان، تیمور بھائی اور دایان ان پانچ انگلیوں کی طرح ہیں"اس نے اپنا ہاتھ کھول کر ارحہ کی طرف بڑھایا جسے وہ بڑے انہماک سے دیکھنے لگی۔"چاہے یہ انگلیاں برابر نہیں ہیں مگر یہ سب ہوں تو ایک ہاتھ مکمل ہوتا ہے بالکل اسی طرح ہم پانچوں کی وجہ سے یہ گھر مکمل

ہوتا ہے چاہے ہمارے ماں باپ الگ الگ ہیں لیکن ہم سب کی رگوں میں ان انگلیوں کی طرح ایک ہی خاندان کا خون دوڑ رہا ہے"

"لیکن تیمور بھائی نے تو زائرہ آپی سے شادی کر لی ہے" ارحہ نے کچھ اس انداز میں یہ بات کہی کہ بیضاء کا بے اختیار قہقہہ گونجا تھا۔ وہ جو کب سے بہن بھائی کی محبت کا نقشہ کھینچ رہی تھی ارحہ نے ایک سیکنڈ میں اس پر پانی پھیر دیا۔

"بھئی اب کیا ہی کر سکتے ہیں ہم۔۔۔ انہیں یہ بھائی چارہ مزید اچھا نہیں لگ رہا تھا تو اس میں ہمارا کیا قصور۔۔۔ ویسے ایک راز کی بات بتاؤں؟"۔۔۔ ارحہ متجسس سی آگے ہو کر بیٹھ گئی۔

"دایان مجھ سے نہیں کسی اور سے محبت کرتا ہے" اس کی بات پر ارحہ کا منہ کھلا اور آنکھیں حیرانی کی وجہ سے پھٹی ہوئی تھیں۔

"مجھ سے مزید تفصیلات مت پوچھنا۔۔۔ قبل از وقت میں کچھ بھی نہیں بتاؤں گی۔۔۔ اور تم بھی اس بات کو اس کمرے میں دفن کر کے جاؤ گی" ارحہ جو مزید

دایان کے بارے میں جاننا چاہتی تھی بیضاء کے لال جھنڈی دکھانے پر وہ اپنا سامنہ لے کر رہ گئی۔

"آپ۔۔۔آپ خوش ہیں اس شادی سے؟" بیضاء اٹھنے لگی تھی ارحہ کی بات پر آسودگی سے مسکرا کر دیکھنے لگی۔

"میں نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے ارحہ اور میں جانتی ہوں یقیناً میرے لیے بہت اچھا پلان کیا جا چکا ہے۔۔۔خوشی کا تو پتہ نہیں البتہ مطمئن ضرور ہوں۔۔۔۔ اب تم فضول کی فکریں پالنا بند کرو اور خوشی سے شادی کی تیاریوں میں ہاتھ بٹاؤ" ارحہ چند سیکنڈز اسے دیکھتی رہی اور پھر بیڈ سے اتر کر آہستہ سے اس کے گلے لگ گئی۔"بیضاء آپی آپ بہت اچھی ہے لو یو بہت سارا" ارحہ کی باتیں سن کر بیضاء کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اترنے لگی۔

"آہ۔۔۔میرا معصوم سا بچہ۔۔۔آپی لوز یو مور۔۔۔ چلو اب اٹھو یہاں سے بہت ہو گیا میلو ڈرامہ نکلو میرے کمرے سے" اس نے ارحہ کو خود سے الگ کیا اور وہاں

سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔اس کی اس حرکت پر ارحہ نے بیضاء کو مصنوعی گھوری سے نوازا۔"آئی ڈونٹ لویو" اتنا کہہ کر وہ کمرے سے نکل گئی۔بیضاء کے چہرے پر وہی شفیق سی مسکراہٹ رینگ رہی تھی جو ارحہ کے جاتے ہی سمٹ گئی۔اس نے خود کو آئینے میں دیکھ کر ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

****************

زمران ٹیرس سے سیدھا سٹڈی روم کی طرف آیا۔دروازہ ناک کرنے کے بعد اجازت ملنے کا انتظار کیے بغیر وہ اندر داخل ہو چکا تھا۔

"ماموں کچھ ایسا ہے جو میں ابھی بھی نہیں جانتا؟" میر حاکم کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھے تھے۔زمران کے اس طرح مخل ہونے پر وہ اسے کھری کھری سنانے والے تھے کہ اس کے سوال پر وہ ابرو اوپر اٹھائے سوالیہ انداز میں دیکھنے لگے۔

"اب مجھے الہام تھوڑی ہو گا کہ میرا بھانجا جو ہر کسی کی پرائیویسی میں ناک گھسا لیتا ہے وہ اب کیا جاننا چاہتا ہے" لہجے میں طنز واضح تھا۔

"تصحیح کریں ماموں ہر کسی کی نہیں صرف آپکی پرائویسی وہ بھی اس صورت میں جب آپ نے اس سٹڈی کو میری دوسری ممانی بنایا ہوتا ہے" میر حاکم نے اسے تادیبی نگاہوں سے دیکھا جس کا اثر لیے بغیر وہ ان کے سامنے والی کرسی پر آرام سے بیٹھ گیا۔

"زمران کیا چاہتے ہو تم؟"

"زیادہ کچھ نہیں بس ان رازوں سے پردہ اٹھادیں جو مجھے جاننے کا پورا حق ہے"

"کون سے راز؟" انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ کچھ نہیں جانتے۔

"ماموں میں بیضاء کے بارے میں بات کر رہا ہوں مجھے وہ سب بھی بتائیں جو آپ نے ابھی تک مجھے نہیں بتایا، جو مجھے جاننے کا پورا حق ہے"

"اب کیا کیا ہے اس نے؟" میر حاکم بغور اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے انہیں زمران کے ایک گال انگلیوں کے مٹے مٹے سے نشان نظر آئے۔ وہ پل میں سارا معاملہ سمجھ چکے تھے۔ ان سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"واہ یار میں تو تمہیں بہت بہادر سمجھتا تھا مگر یہاں تو تم میری ہی بیٹی سے تھپڑ کھا کے آ گئے ہو" میر حاکم کا قہقہہ پوری سٹڈی میں گونجنے لگا۔ اتنے دنوں بعد انہیں اس طرح ہنستا دیکھ کر زمران بھی ان کی خوشی کو زائل نہیں کیا۔

" چلیں بہت خوش ہو لیا میری حالت پہ اب مجھے بتائیں اس کے ساتھ مسئلہ کیا ہے وہ اتنی سی بات پر اتنا اوورری ایکٹ کیسے کر سکتی ہے" میر حاکم سنجیدگی سے اسے سن رہے تھے۔

"تم نے کیا کہا اسے جو اس نے اتنا شدید ردعمل دے دیا؟" اس کا چہرہ دیکھ کر وہ پھر سے مسکرانے لگے۔

"میں نے۔۔۔۔وہ۔۔۔دراصل۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اپنے ہونے والے سسر سے کیسے کہے کہ آپ کی بیٹی کا ہاتھ پکڑنے کی غلطی کر بیٹھا تھا۔

"زمران" ان کی تنبیہ سے وہ ایک دم سیدھا ہوا۔وہ دونوں جتنے بے تکلف تھے زمران اتنا ہی لحاظ بھی رکھتا تھا۔

"وہ۔۔۔میں اس سے بات کرنے گیا تھا اس کے میرے حوالے سے سارے شکوک ختم کرنا چاہتا تھا۔۔۔بات بھی ہو گئی۔۔۔میڈم کنونس بھی ہو گئی۔۔۔ لیکن وہ بغیر کوئی ختمی جواب دیئے جانے لگی تو۔۔۔۔" زمران نے رک کے میر حاکم کو دیکھا جو بے تاثر چہرے سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔"میں نے بے اختیار اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا جس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے" یہ بات اس نے سر جھکا کے ایک ہی سانس میں کہہ ڈالی۔کچھ دیر خاموشی سے گزرنے کے بعد بھی میر حاکم کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تو زمران نے آہستہ سے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔ان کے تاثرات سے کچھ بھی اندازہ لگانا مشکل تھا

www.novelsclubb.com

"اسے پی ٹی ایس ڈی تھا" زمران جو اثبات میں سر ہلانے لگا تھا جھٹکے سے سیدھا ہوا۔

"کیا تھا اسے؟" اس نے تصدیق کرنا چاہی شاید اسے سننے میں غلطی ہوئی ہو۔

"اسے پوسٹ ٹرامیٹک اسٹریس ڈس آرڈر تھا" انہوں نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔ "اس حادثے کے بعد اس غلیظ لمس کا اثر اس کے ذہن میں کہیں اٹک گیا تھا۔۔۔ دایان کی مدد سے میں نے اس کے سیشنز بھی کروائے۔۔۔"

"ایک منٹ۔۔۔ دایان پہلے سے یہ سب جانتا تھا؟" زمران نے ان کی بات درمیان میں کاٹی تھی۔

"نہیں۔۔۔ وہ پوری بات نہیں جانتا تھا اسے یہی بتایا گیا تھا کہ بیضاء کے سامنے کسی دوسری لڑکی کے ساتھ وہ حادثہ ہوا تھا۔ جس کو وہ بھول نہیں پا رہی" اس بات پر زمران نے تاسف سے سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو "دایان تو چھوٹا بچہ ہے نا جو سمجھا نہیں ہوگا"۔۔۔ "بیضاء شروع سے ہی دایان کے زیادہ قریب رہی ہے اسی لیے مجھے لگا

www.novelsclubb.com

وہ اسے زندگی کی طرف واپس لا سکتا ہے اس نے ایسا کیا بھی اس نے بیضاء کو ویسا ہی ماحول دیا جس کی اسے ضرورت تھی چند سیشنز کے بعد وہ بالکل ٹھیک ہو چکی تھی بلکہ وہ تو پہلے سے زیادہ خوش رہنے لگی تھی اپنی بچی کو ہنستا مسکراتا دیکھ کر مجھے لگا وہ سب کچھ بھولا چکی ہے لیکن میں غلط تھا۔۔۔کچھ حادثے ایسے ہوتے ہیں جن کے اثرات ہمارے ساتھ قبر میں اترنے کے بعد ہی ختم ہوتے ہیں" کچھ لمحے دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی دونوں کو ہی سمجھ نہیں آرہی تھی مزید کیا بات کریں۔

"ماموں" زمران کی آواز پر میر حاکم نے ابرو اوپر اٹھاتے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں نہیں جانتا آپ کو کیسے یقین دلاؤں لیکن وعدہ کرتا ہوں آپ کا بھروسہ کبھی نہیں توڑوں گا" میر حاکم اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھنے لگے زمران بھی انہیں کھڑا ہوتا دیکھ اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ میر حاکم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔

www.novelsclubb.com

"میری بچی بہت بہادر ہے زمران اس کا عملی مظاہرہ تم بھی دیکھ چکے ہو بس اس کے ساتھ کھڑے رہنا۔۔۔اگر اسے تمہاری وجہ سے کچھ بھی ہوا تو بیٹا جی پھر آپ اپنے ماموں کا وہ روپ دیکھیں گے جو آپ نے پہلے کبھی نہیں دیکھا" وہ اس کے کان میں سرگوشی کے سے انداز میں وارننگ دے رہے تھے۔زمران واقعتاً ڈر گیا تھا۔

"اب آپ مجھے ڈرا رہے ہیں" وہ ان سے الگ ہو کر باقاعدہ ڈرنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔

"تمہیں ڈرنا بھی چاہیے" زمران نے ناک سے مکھی اڑائی۔انداز ایسا ہی تھا "اووو میں تو ڈر گیا"

******************

شادی میں محض ایک دن باقی تھا جلال ہاؤس میں تو مانو ہر وقت ہی چھوٹا موٹا زلزلہ آیا ہوتا تھا۔سب لوگ شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے انہی میں ایک بیضاء تھی جسے کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔وہ اپنے کمرے سے نکل کر نیچے لاؤنج میں آئی جہاں سب لوگ ہی کسی نہ کسی کام میں مصروف تھے بیضاء ان سب پر افسوس بھری نظر ڈال کر خاموشی سے گھر نکل گئی۔وہ آہستہ رفتار میں چلتی پارک کی طرف جا رہی تھی۔پارک میں پہنچ کر بیضاء اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گئی اور گھاس کترنے لگی۔

اسے ابھی وہاں بیٹھے چند لمحے ہی گزرے تھے اسے اپنے ساتھ کسی کی موجودگی کا احساس ہوا لیکن اس نے سر اٹھا کر اس طرف نہیں دیکھا تھا جیسے وہ جانتی ہو کہ بیٹھنے والا کون ہے۔

"دانی میں جتنا اس دلدل سے نکلنے کی کوشش کرتی ہوں اتنی ہی اندر دھنستی جا رہی ہوں"

www.novelsclubb.com

"پھر تو تمہیں اپنی طرف بڑھے اس ہاتھ کو تھام لینا چاہیے جو تمہیں اس دلدل سے نکالنا چاہتا ہے" زمران کی آواز پر بیضاء نے جھٹ سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو آج دایان کی جگہ پر بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"مجھے کسی کی مدد نہیں چاہیئے۔۔۔اپنے لیے میں کافی ہوں" زمران نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"مجھے پتہ ہے تم بہت بہادر ہو اپنے کام خود ہی کرتی ہو۔۔۔ مگر دلدل سے انسان اکیلا نہیں نکل سکتا بیضاء تم جتنے ہاتھ پیر مارو گی اتنا ہی اندر کی طرف پھسلتی جاؤ گی۔ اس سے نکلنے کیلئے تمہیں اپنی طرف آئی مدد لینی پڑی گی چاہے تمہیں وہ مدد کتنی ہی ناگوار گزرے۔زندگی کو بچانے کیلئے اللہ کی طرف سے بھیجی مدد کو ٹھکرانا کفرانِ نعمت ہوتا ہے اور میں جس بیضاء کو جانتا ہوں وہ نعمتوں کی قدر کرنا جانتی ہے" وہ اسے اسی کے انداز میں سمجھا رہا تھا۔

"تم اپنے آپ کو نعمت کہہ رہے ہو؟"


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں تو....میں تو اس رشتے کو نعمت کہہ رہا ہوں جو ہم دونوں کے درمیان استوار ہونے والا ہے"

"تم سے کس نے کہا میں تم سے شادی کروں گی؟"بیضاء کے اس سوال پر زمران ہولے سے مسکرانے لگا۔

"میں نے کہا نا بیضاء نعمتوں کی قدر کرتی ہے"بیضاء نے اپنے بازوؤں کا گھٹنوں کے گرد حصار بنا کر اپنا سر بھی گھٹنوں پر ٹکا دیا چہرے کا رخ زمران کی طرف ہی تھا۔

"میں اس نعمت کیلیئے سوائے زحمت کے کچھ بھی نہیں۔۔۔میں تمہارے ساتھ باقی لڑکیوں کی طرح نارمل زندگی نہیں گزار سکوں گی۔ابھی تو تم یہ سب کہہ رہے ہو لیکن کچھ عرصے بعد جب مجھے اسی حالت میں پاؤ گے تو تم مجھ سے اکتا جاؤ گے اور یہی چیز میں نہیں چاہتی۔۔۔تم اچھے ہو زمران اور مجھ سے بہتر لائف پارٹنر ڈیزرو کرتے ہو مجھ سے تمہیں سوائے خسارے کے کچھ نہیں ملے گا"

"بندہ ایک لائن ہی ڈھنگ کی بول دیتا ہے۔۔۔ویسے تم اتنی نیگیٹو لگتی تو نہیں ہو" اس کی دیکھا دیکھی زمران بھی اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا۔

"میں تمہیں حقیقت بتا رہی ہوں"

"اونہوں۔۔۔۔ حقیقت کچھ اور ہے جسے تسلیم کرنے سے تم ڈر رہی ہو"

"کیا؟" چہرے سے الجھن واضح تھی۔

"یہی کہ اللہ تعالیٰ نے ہم دونوں کا جوڑ ازل سے بنا دیا ہوا ہے بس اتنی سی بات ہے جو تمہیں سمجھ نہیں آ رہی" بیضاء نے کچھ لمحے بغور اس کا چہرہ دیکھا اور پھر اپنا رخ دوسری طرف موڑ لیا۔

"بیضاء" زمران کے بلانے پر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"بیضاء ادھر میری طرف دیکھو" اس دفعہ بھی بیضاء پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ زمران وہاں سے اٹھ کر دوسری طرف جا بیٹھا جس طرف بیضاء نے اپنا رخ موڑا تھا۔ بیضاء اس سے اپنے آنسو چھپا رہی تھی۔ اسے روتا دیکھ کر زمران کو نئ فکر نے گھیر لیا۔

"یار رو کیوں رہی ہو۔۔۔ میری کوئی بات بری لگی ہے تو بتاؤ" اسے اپنے لیے فکر مند ہوتا دیکھ کر بیضاء شدت سے رونے لگی۔

"تم روؤ تو نہیں نا۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے اگر تم نے مجھ سے شادی نہیں کرنی تو میں منع کر دوں گا سب کو لیکن تم رونا تو بند کر و یار" اس کی بات پر بیضاء سچ میں رونا بھول کر اسے گھورنے لگی۔

"تم شادی سے انکار کر دو گے؟" لہجے میں بے یقینی سی بے یقینی تھی۔

"ہاں نا اگر اس طرح روؤ گی تو میں زبردستی تو نہیں کر سکتا نا"

www.novelsclubb.com

"اس سے پہلے کہ میں ایک تھپڑ تمہیں اور لگاؤں چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔اور جا کر کہہ دو سب سے دی لیجنڈ زمران شجاع حیدر میں اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ بیضاء کو قبول سکے "اسے خود پہ قابو رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔

"ہیں۔۔۔ہیں؟۔۔۔میں یہ سب کیوں کہوں گا؟"

"ابھی تم ہی کہہ رہے تھے ناا چھا ٹھیک ہے نہیں رو میں شادی سے منع کر دوں گا" وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے اسی کے انداز میں اس پر غصہ اتار رہی تھی۔اس کے اس طرح بولنے پر زمران بے ساختہ ہی ہنسنے لگا تھا۔

"او واچھا۔۔۔تم اس بات پر غصہ ہو۔۔۔بھئی وہ تو میں نے اس لیے کہا تھا کہ تم رونا بند کرو۔۔۔اور دیکھو ذرا میری اسی بات نے تمہیں مزید رونے سے باز رکھا ہے "بیضاء نے بھی اب نوٹ کیا تھا وہ کب سے رونا بھول کر اب اسی پر چڑھائی کر رہی تھی۔

"تو کیا تم اب بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو؟"

"بھئی تم ایسے روؤ گی تو تمہاری خوشی کیلئے انکار کر ہی دوں گا"

"زمران "جس قدر غصے سے چلا کر اس نے زمران کا نام لیا تھا زمران نے بے ساختہ ہی اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونسی تھیں۔

"بس یار اتنا پیار بھی نہیں جتاتے "مجال ہے جو اس پر بیضاء کے غصے کا ذرا سا بھی اثر ہوا ہو۔

"تم۔۔۔تم شادی سے پہلے میرے ساتھ ایسا کر رہے ہو بعد میں جانے کیا کرو گے"

"تم سے کس نے کہا کہ میں تم سے شادی کر رہا ہوں"اس نے "تم "پر خاصا زور دیتے ہوئے کہا تھا۔

"تم جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کہ۔۔۔۔"

"ہاں ہاں پتہ ہے تھپڑ مار دو گی" زمران نے اس کی بات کو درمیان سے ہی اچک لیا۔بیضاء نے بے بسی سے دیکھا اور پھر رونے لگ گئی۔

"ارے یار میری ساری محنت پر پانی تو نہ پھیرو۔۔۔اتنی مشکل سے تو تمہیں چپ کروایا تھا"

"ہاں تو رولایا بھی تو تم نے ہی ہے نا" وہ اس طرح بچوں کی طرح سوں سوں کرتی زمران کو بہت معصوم لگ رہی تھی۔

"میں ایک اسی چیز سے ڈرتا ہوں بیضاء کہ تمہاری آنکھوں میں میری وجہ سے آنسو آئیں۔۔۔میری ساری زندگی اسی کوشش میں گزرے گی کہ تمہیں میری ذات کی وجہ سے کوئی دکھ نا اٹھانا پڑے۔۔۔مجھے نہیں پتہ تم نارمل لڑکی ہو نا کسے کہتی ہو میری نظر میں تم صرف "بیضاء" ہو جسے اللہ نے میرے لیے چنا ہے۔۔۔ زمران کو مکمل کرنے کیلئے اللہ نے بیضاء کو چنا ہے۔۔۔خود کو مجھ سے جوڑ کر مجھے مکمل کر دو یار" اس نے کب سوچا تھا کہ وہ اس کیلئے اس قدر اہمیت رکھتی ہے۔بیضاء کو اس

وقت خود پہ رشک آرہا تھا۔اس کے بعد بھی اگر وہ انکار کرتی تو کفرانِ نعمت ہی کرتی۔

"کیا تم میرا ساتھ دو گی؟"فرط جذبات سے بیضاء نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔اس وقت زمران کی آنکھوں کی چمک دیدنی تھی جو انہیں بیضاء کے اقرار نے بخشی تھی۔

*****************

بالاخر وہ دن آہی گیا جس کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا"26 جولائی" تیمور اور زائرہ کے ساتھ بیضاء اور زمران کی شادی کا دن، تیمور اور زائرہ کا نکاح چونکہ پہلے ہی ہوچکا تھا اس لیے اس وقت وہ دونوں سٹیج پر ساتھ بیٹھے سب کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے زائرہ ڈیپ ریڈ لہنگے پر ہم رنگ لونگ شرٹ پہنے روایتی دلہنوں کی طرح بہت پیاری لگ رہی تھی۔ تیمور آف وائٹ شیروانی پر سرخ کلّہ سجائے بڑے تمکنت سے اس کے ساتھ بیٹھا مسکرا رہا تھا۔ مسکراہٹ اس کے چہرے سے جدا ہی

نہیں ہو رہی تھی۔ان سے کچھ ہی فاصلے پر دوسرے صوفے پر زمران بلیک ڈریس
سوٹ میں بیٹھا اپنے دوست کی کسی بات پر ہنس رہا تھا اسی اثنا میں دلہن کے آنے کا
شور پورے ہال میں گونجنے لگا۔زمران اور بیضاء کا نکاح کچھ دیر پہلے ہی ہو چکا تھا اور
اب وہ ایک ہاتھ سے اپنے بابا کا بازو تھامے دوسرے ہاتھ سے پھولوں کا بکے
پکڑے سٹیج کی طرف آ رہی تھی۔بلڈ ریڈ بال گاؤن کے ساتھ ہم رنگ حجاب پہنے
وہ اس وقت سب کی توجہ کا مرکز بنی کسی شہزادی کی طرح زمران کی طرف قدم
بڑھا رہی تھی زمران مسمرائز سا ہوتا اسے دیکھے جا رہا تھا۔جب وہ سٹیج کے قریب
پہنچی تو دایان کے ٹھوکا دینے پر زمران ہوش میں آیا اس نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ
بیضاء کی طرف بڑھایا۔۔۔بیضاء اپنی طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر پریشان سی
اپنے بابا کی طرف دیکھنے لگی شاید وہ ہی زمران کو منع کر دیں لیکن انہوں نے اس
طرف دھیان ہی نہیں دیا۔زمران بھی اس کی کیفیت سمجھ چکا تھا۔وہ اپنا ہاتھ پیچھے
کر لیتا مگر سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ٹرسٹ می بیضاء" ہاتھ ہنوز اس کی طرف بڑھا ہوا تھا۔لوگوں کا خیال کرتے ہوئے بیضاء نے گھبراتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اور آنکھیں سختی سے میچ لیں۔زمران نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اسٹیج پر چڑھنے میں مدد دی۔بیضاء نے آنکھیں کھول کر حیرانگی سے اسے دیکھا۔وہ اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا سامنے صوفے پر جا بیٹھا۔بیضاء حیرانی سے اس کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔اس وقت وہ خود پہ حیران تھی وہ بالکل بھی پینک نہیں ہو رہی تھی۔زمران اس کی حالت سے باخبر تھا اس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"محرم کا لمس ڈراتا نہیں تحفظ دیتا ہے" یہاں لگا تھا بیضاء کو ایک اور جھٹکا اسے کیسے معلوم ہوا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔

"اپنی عورت کی سوچ پڑھنا زیادہ مشکل کام نہیں ہے" ابھی وہ پہلے جھٹکے سے نکلی نہیں تھی کہ زمران اسے مزید حیرت میں ڈال گیا۔۔۔زمران اسے مسلسل حیران ہوتا دیکھ کر ایک مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی اور باقی لوگوں کی طرف

www.novelsclubb.com

متوجہ ہو گیا۔ بیضاء نے بھی سر جھٹکا اور سارہ کی بات سننے لگی جو اسے کب سے آواز دے رہی تھی۔ کافی دیر گزر جانے کے بعد بھی زمران نے اس کا ہاتھ نہ چھوڑا تو بیضاء کو مجبوراً بولنا پڑا۔

"مسٹر زمران شجاع حیدر ہاتھ چھوڑ دیں میرا" لوگوں کے خیال سے بظاہر تو وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی مگر اس مسکراہٹ کے پیچھے چھپا غصہ صرف زمران ہی سمجھ سکتا تھا کیونکہ وہ مسلسل ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر زمران کی گرفت مضبوط ہونے کی وجہ سے وہ چھڑا نہیں پائی تھی۔

"مسز زمران شجاع حیدر شاید آپ بھول رہی ہیں کہ آپ خود کو میری تحویل میں دے چکی ہیں۔۔۔۔اب اس ہاتھ کی اصل جگہ یہی ہے اور یہیں رہے گا" بیضاء نے ایک دم سے اسے دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا کیمرا مین نے فوراً اس منظر کو

اپنے کیمرے میں قید کر لیا۔ بیضاء نے اس کے بعد کوئی مزاحمت نہیں کی تھی.

رسموں کے بعد کچھ ہی دیر میں رخصتی کا شور اٹھ گیا۔۔۔اور دونوں بہنوں کو

سب کی ڈھیروں دعاؤں کے سائے میں رخصت کر دیا گیا۔

*****************

زائرہ بیڈ پہ بیٹھی اپنے ارد گرد نظریں دوڑا رہی تھی وہ ایک کمرہ بدل کر دوسرے کمرے میں رخصت ہو کر آئی تھی مگر وہ جانتی تھی صرف کمرہ نہیں بدلا تھا بلکہ اس کی زندگی کا رُخ بھی بدل گیا تھا اب کچھ بھی پہلے جیسا نہیں ہو گا وہ اپنی انہی سوچوں میں غلطاں تھی جب تیمور کمرے میں آیا اور بالکل اس کے پاس بیٹھ گیا اس کے بیٹھنے پر زائرہ خود میں سمٹتی تھوڑا سا دور ہوئی تیمور اس کا گریز سمجھ رہا تھا۔

"زائرہ ادھر میری طرف دیکھو" تیمور نے بڑے جذب سے اسے مخاطب کیا جو سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ تیمور کے بلانے پر اس نے نظریں اٹھائی مگر اس کی نظروں کی تاب نہ لا سکی تو فوراً جھکا لیں تیمور کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"اتنا گھبرا کیوں رہی ہو؟" تیمور اس کی حالت سے خط اٹھا رہا تھا۔

"نہیں تو۔۔۔۔۔ میں تو نہیں گھبرا رہی" اس کی اواز اس کے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی وہ خود کو کمپوز کرنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔

"جسٹ ریلیکس آرام سے بیٹھو بلکہ ایسا کرو چینج کر لو تھک گئی ہو گی تم "زائرہ نے موقع کو غنیمت جانا اور فوراً سے باتھ روم میں گھس گئی۔کچھ دیر میں وہ شاور لے کر باہر نکلی اور آئینے کے سامنے کھڑی بال سلجھانے لگی تے تیمور بھی چینج کر کے بیڈ پہ بیٹھا موبائل چلا رہا تھا زائرہ نے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کو محسوس کیا تو اس نے آئینے میں دیکھا تیمور اس کے پیچھے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا تیمور تھوڑا سا اس کے قریب آیا، آہستہ سے پینڈنٹ نکال کر اسے پہنا دیا اور آئینے میں دونوں کا عکس دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"پرفیکٹ "زائرہ کی نظریں حیا سے لبریز نیچے جھکی ہوئی تھیں۔

"تم یہیں رکو میرے پاس کچھ اور بھی ہے تیمور وہاں سے الماری کی طرف پلٹا اور اس میں سے کچھ تلاش کرنے لگا زائرہ خاموشی سے کھڑی اس کی ساری کاروائی دیکھ

رہی تھی۔ تیمور کو زیادہ مشکل نہیں ہوئی وہ کچھ ہی سیکنڈز میں اپنے ہاتھوں میں کچھ تھامے زائرہ کی طرف مڑا اور اپنے ہاتھ پیچھے باندھ لیے۔

"آنکھیں بند کرو"

"لیکن کیوں؟"

"ارے یار سوال نہیں کرو بس انکھیں بند کرو" زائرہ نے کچھ عجیب نظروں سے تیمور کو دیکھا اور پھر کچھ گھبراتے ہوئے آنکھیں بند کر دیں۔

"اب کھولو" تیمور کے کہنے پر زائرہ نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تیمور ہاتھ میں دو کاغذ لہرائے کھڑا تھا۔

"یہ ہمارے عمرے کے ٹکٹس "زائرہ فوراً سے اس کے ہاتھ سے ٹکٹس پکڑ کر خود کو یقین دلا رہی تھی۔

"کیسا لگا سرپرائز "فرط جذبات سے زائرہ کی انکھیں بھیگنے لگی تھیں۔

"بہت اچھا اتنا اچھا کہ میں بتا نہیں سکتی۔۔۔ تھینک یو تھینک یو تھینک یو سو مچ تیمور "اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔آواز خوشی سے چہک رہی تھی اسے

سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اپنی خوشی کا اظہار کس طرح کرے۔ تیمور نے اگے بڑھ کر اس کے آنسو صاف کیے اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"میرے بس میں ہوتا تو میں دنیا کی ساری خوشیاں تمہیں دے دیتا" زائرہ کے پاس کہنے کیلئے کچھ نہیں تھا وہ بس خاموشی سے اس کے ساتھ لگے آنسو بہائے جا رہی تھی۔ کچھ دیر گزر جانے کے بعد بھی اس کے رونے میں کوئی کمی نہ آئی تو تیمور سے برداشت نہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"یار بس کر دو کتنا روؤ گی۔۔۔۔ میں تو اتنا خوش تھا یہ سوچ کر کہ میری بیوی کو اپنی رخصتی پہ رونا نہیں پڑے گا مگر یہاں تو الٹا ہی ہو رہا ہے محترمہ اپنی شبِ زفاف کا لحاظ کیے بغیر دریا بہائے چلی جا رہی ہیں" زائرہ فوراً اس سے الگ ہوتی رُخ موڑ کر اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔

"بہت بُرے ہیں آپ"

"میری اب تک کی زندگی کا تجربہ ہے۔۔۔۔شوہر چاہے کچھ بھی کر لے رہتا وہ بُرا ہی ہے"زائرہ نے پلٹ کر تیمور کو اچھی خاصی گھوری سے نوازا تھا لیکن وہ ڈھیٹ بنا ہنسے جا رہا تھا اسے ہنستا دیکھ کر زائرہ بھی مسکرانے لگی۔اسے معلوم ہو گیا تھا گر زندگی نے اپنا رُخ بدلا ہے تو وہ تیمور کے سنگ اور بھی حسین ہونے والی ہے۔

*****************

www.novelsclubb.com

زمران کمرے میں آیا تو بیضاء چینج کیے بیڈ پہ نیم دراز لیپ ٹاپ گود میں رکھے کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔زمران کے آنے پر بھی اسکی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔زمران حیران کن تاثرات لیے اسے دیکھ رہا تھا جو اس کی موجودگی کو فراموش کیے بڑے آرام سے نظریں لیپ ٹاپ پہ ٹکائے جانے کیا دیکھ رہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اسے اس وقت لیپ ٹاپ ملا کہاں سے تھا۔وہ خاموشی سے اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔

"بیضاء مجھے تم سے بات کرنی ہے"

"لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔بہتر ہو گا تم مجھے ڈسٹرب مت کرو اور خاموشی سے اپنا کام کرو"

"تم ایسے نہیں سنو گی" زمران نے اس کی گود سے لیپ ٹاپ اچک کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔ بیضاء اسکی اس حرکت پر بلبلا اٹھی۔

"یہ کیا حرکت ہے زمران" وہ حتیٰ المقدور اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"وہی تو میں پوچھ رہا ہوں یہ کیا حرکت ہے، اتنی جلدی چینج کیوں کیا جانتی ہو میری کتنی شدید خواہش تھی تمہیں اس ڈریس میں دیکھنے کی" زمران کی بات پر اسے اپنی اس حرکت پر ہنسی آئی جسے وہ فوراً چھپا گئی اور لہجے کو مضبوط بناتے ہوئے کہنے لگی۔

"ہاں تو ساری تقریب میں یہی تو کرتے رہے ہو ٹھرکیوں کی طرح دیکھ رہے تھے مجھے جانتے ہو کتنا آکورڈ فیل کر رہی تھی میں"

"اپنی بیوی کو دیکھنا کب سے ٹھرک پن ہو گیا اور اسے دیکھنا کہتی ہو؟! خیر جو بھی ہے ابھی اٹھو اور دوبارہ وہ ڈریس پہن کر آؤ"

"کیاااااا۔۔۔۔تم بالکل پاگل ہو چکے ہو۔۔۔میری ایک بات دھیان سے سن لو مجھ سے یہ ٹیپیکل بیویوں والی ایکسپیکٹیشنز مت رکھنا۔۔۔بہت ان کمفرٹیبل محسوس کر رہی تھی میں مروتاً پہن تو لیا تھا مگر اب مجھ سے وہ مروت مزید نہیں نبھائی جا رہی تھی۔۔۔امید ہے اب کوئی سوال نہیں ہوگا سو پلیز اب مجھے ڈسٹرب مت کرنا" وہ بغیر اس کی سنے کمفرٹر سر تک اوڑھے سونے کیلیئے لیٹ گئی۔اور زمران

کھڑا ابھی تک یہ سمجھ رہا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔اسے بس یہی سمجھ میں آیا تھا یہ لڑکی اسے بہت ٹف ٹائم دینے والی ہے۔

*****************

زمران کی آنکھ کسی آواز سے کھلی تھی اس نے نیند میں ہی اٹھ کر گھڑی کو دیکھا جو 3:30 بجا رہی تھی ابھی تو الارم بھی نہیں بجا تھا پھر وہ کس آواز سے اٹھا تھا۔وہ آواز اس کے پیچھے سے آ رہی تھی وہ بہت جانی پہچانی اور نسوانی آواز تھی جس نے اسے اٹھنے پر مجبور کیا تھا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو بیضاء صوفے پہ بیٹھی زبانی قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔اس کی آواز میں کچھ ایسا تھا کہ زمران مبہوت ہوتا اسے سننے لگا۔وہ سورۃ یٰسین کی آخری آیات بڑی خوبصورت قرأت کے ساتھ پڑھ رہی تھی۔اسکی آنکھیں بند اور لب پڑھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔زمران نے آج سے

پہلے صرف مرد حضرات کو اس طرح خوبصورت انداز میں پڑھتے سنا تھا مگر آج پہلی دفعہ کسی عورت کو اتنے پیارے انداز میں قرآن پڑھتے سن رہا تھا۔بیضاء نے سورت مکمل کی تو ساتھ ہی آنکھیں بھی کھول دی مگر مسکراہٹ ہنوز قائم تھی۔زمران کا دل کیا کہ وہ اسے ایک دفعہ پھر پڑھنے کیلئے کہے مگر اپنی اس خواہش کو فی الحال دبا دیا۔بیضاء نے اسے اپنی طرف متوجہ پایا تو بولنے لگی۔

"اووو سوری۔۔۔میری آواز کی وجہ سے تمہاری نیند بھی ڈسٹرب ہو گئی دراصل مجھے عادت ہے اس طرح پڑھنے کی تو مجھے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ میں اس طرح تمہیں ڈسٹرب کروں گی۔۔۔مگر آئیندہ خیال رکھوں گی" زمران اٹھ کر اس کے پاس آیا اور زمین پر ہی بیٹھ گیا۔اس نے اپنے دونوں ہاتھ بیضاء کے گھٹنوں پر رکھ دیے۔بیضاء نے تعجب سے اسے دیکھا۔

"یہ میری زندگی کی سب سے حسین صبح ہے" بیضاء نے محض مسکرانے پر اکتفا کیا۔

"تم نے کہاں سے سیکھا ہے؟"

"کیا؟"

"اتنے پیارے انداز میں قرآن پاک پڑھنا۔۔۔۔مجھے آج پتہ چلا ہے میری بیوی کی آواز اتنی خوبصورت ہے" اس کی بات سن کر بیضاء کے چہرے پر ایک میٹھی سی مسکراہٹ بکھری تھی۔

"یہ مجھ پر میرے اللہ کا خاص کرم ہے وہ توفیق دیتا ہے اور میں ذرا سی کوشش کرتی ہوں اور اس انداز میں پڑھ لیتی ہوں" زمران جیسے ابھی تک اس کی آواز کے سحر میں تھا۔

"ایک بات مانو گی؟" بیضاء نے ابرو آچکا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"تم روز مجھے اسی طرح پڑھ کر سناؤ گی؟" وہ سراپا سوال بنا التجائیہ انداز میں اس پوچھ رہا تھا۔

"ہمم مگر اس کیلئے تو آپ جناب کو جلدی اٹھنا پڑے گا" ایسا نہیں تھا کہ زمران صبح دیر سے اٹھتا تھا در اصل ہماری بیضاء میڈم وقت سے بھی پہلے اٹھ جاتی تھیں۔

"ہاں تو تم کس مرض کی دوا ہو تم ہی جگاؤ گی نہ مجھے" بیضاء نے تنبیہی انداز میں اسے گھورا۔

"مسٹر زمران شجاع حیدر اگر کنواں پیاسے کے پاس آ بھی جائے تو اس صورت میں بھی پیاسے کو خود کنویں سے پانی نکالنا پڑتا ہے۔۔۔۔ سمجھے" زمران اسے کچھ دیر دیکھتا رہا اور پھر سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتا وہاں سے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل کی طرف گیا اور الارم بند کیا۔ وہ جوتے پہن کر فجر ادا کرنے مسجد چلا گیا۔

******************

برات کی طرح ریسیپشن کا ایونٹ بھی اکٹھا رکھا گیا تھا۔ دونوں کپلز بڑی شان سے سٹیج پر بیٹھے سب کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ زائرہ آئس بلیو میکسی کے ساتھ رائل بلیو دوپٹہ لے رکھا تھا۔ بالوں کا خوبصورت سا سٹائل بنائے ذرا سے میک اپ

کے بعد اسکی خوبصورتی میں اور بھی اضافہ ہو گیا تھا۔کل کی نسبت آج وہ زیادہ فریش اور خوش لگ رہی تھی۔ تیمور نے بھی اس کے ساتھ میچنگ بلیو ڈریس سوٹ پہنا ہوا تھا مسکراہٹ اس کے چہرے سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی جیسے اسے دنیا کی ساری دولت مل گئی ہو۔۔۔وہ دونوں اس وقت کزنز کے نرغے میں سب کی چھیڑ چھاڑ سے محظوظ ہو رہے تھے۔دوسری طرف بیضاء کل کی طرح آج بھی ٹاپ کلر کے بال گاؤن کے ساتھ ہم رنگ حجاب پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ زمران نے بھی اسی رنگ کا ڈریس سوٹ پہن رکھا تھا۔وہ دونوں اس وقت سٹیج پر اکیلے تصویریں بنوا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"زمران میں تھک گئی ہوں" بیضاء کی آواز سرگوشی سے زیادہ نہیں تھی جسے زمران بمشکل سن پایا تھا۔

"بس تھوڑی دیر اور صبر کر لو بیضاء" زمران کے جواب پر اس نے بُرا سا منہ بنایا تھا لیکن پھر اس کے چہرے پر وہی شیطانی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"میرے پاس ایک آئیڈیا ہے" وہ پوری طرح سے اسکی طرف متوجہ تھی۔

"کیا" زمران سامنے دیکھتا فوٹو گرافر کی ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ہم نا بھاگ جاتے ہیں" زمران نے کرنٹ کھا کر اس کی طرف دیکھا جو اپنے دانتوں کی نمائش کرتی چہک کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"یو ہیوِگان اِنسین بیضاء" زمران نے اسے دیکھ کر تاسف سے سر ہلا دیا۔ بیضاء نے غصے سے اسے دیکھا۔

"میری اتنی سی خواہش تو پوری کر نہیں سکے ساری زندگی کیسے خوش رکھ سکو گے" فوٹو گرافر لاکھ کوشش کے بعد بھی انہیں اپنی طرف متوجہ نہ پا کر دوسری طرف چلا گیا۔

"وہ میرا دردِ سر ہے۔۔۔۔ مگر یاد رہے میں ایسی کوئی فضول خواہش پوری نہیں کروں گا۔۔۔ یہ نہ ہو کل تم مجھ سے یہ کہہ دو زمران میرا دل کر رہا تمہیں "بُرج خلیفہ" سے نیچے دھکا دے دوں تو۔۔۔۔ میرا کیا ہو گا مجھے تو تمہاری خواہش مہنگی پڑ جائے گی نا" بیضاء نے اسکی بات سن کر جاندار قہقہہ لگایا تھا۔ فی الوقت وہ بھول گئی تھی دلہنیں اس طرح پاگلوں کی طرح نہیں ہنستی۔۔۔۔ وہ منہ پہ ہاتھ رکھے اپنی ہنسی

کو کنڑول کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور زمران اسکی ہنسی میں ہی کہیں کھو گیا تھا۔

"واؤ۔۔۔زمران ماننا پڑے گا تم تو واقعی میری سوچ کو بخوبی جاننے لگے ہو" وہ ہنسی کے درمیان بمشکل کہہ پائی تھی۔سب کا دھیان انہی کی طرف جو بیضاء کو زمران کے ساتھ اس طرح خوش ہوتا دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔

******************

جاری ہے۔۔۔۔